دلائلِ مرزا

۳

خلافتِ مرزا

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ
كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝

مفصل جواب فروری گذشتہ کے "مرقع" میں بالاجمال ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آیت پیشکردہ مرزا میں ارسلنا کے ارسال میں مماثلت ہے آج اسپر باقوال مرزا صاحب مفصل تبصرہ ہوتا ہے۔

ان آیات سے تمسک کرکے نبی صلعم کو مثیل موسیٰ قرار دینے میں مرزا صاحب کا یہ مطلب تھا کہ خدا نے جب محمد صلعم جیسی محبوب و مقبول ہستی (جسے تمام مسلم اپنے والدین، بھائی بہن، خویش و اقربا بلکہ جمیع مخلوق جن و انس و ملائک سے بہتر و برتر مانتے ہیں ان) کو مثیل ٹھیرایا گیا ہے تو میرے دعوائے مثیل مسیح پر کیا تعجب!

ہم جناب مرزا صاحب کی اس ہوشیاری و پیشبندی کی تحسین کرتے ہوئے اس مغالطہ کا پورے طور پر قلع قمع کرنے کو کتب مرزا سے دیکھتے اور دکھاتے ہیں کہ مثیل اور مثیل بہ کا کن باتوں میں باہم تشابہ ضروری ہے۔ پھر انہی معیارات پیش کردہ مرزا پر ان کے استدلال کو جانچینگے۔ سو ملاحظہ ہو مرزا صاحب قمطراز ہیں :-

(۱) اس ہماری بات کو وہ حدیث اور بھی تائید دیتی ہے جو مثیل مصطفیٰ کی نسبت ایک پیشگوئی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مہدی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں ایسے لفظ ہیں جن سے بصراحت پایا جاتا ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں اپنے ایک مثیل کی خبر دے رہے ہیں، کیونکہ
وہ فرماتے ہیں کہ وہ مہدی خُلق اور خَلق میں میری مانند ہوگا ××× یعنی میرے نام
جیسا اسکا نام اور میرے باپ کے نام کی طرح اس کے باپ کا نام۔ اب دیکھو خلاصہ
اس حدیث کا بھی یہ ہے کہ وہ میرا ایک مثیل ہوگا" (ص ۱۴۲ ازالہ ط ۱)

ناظرین کرام! غور فرمائیے۔ اس حدیث میں باوجودیکہ مہدی خُلق، خلق، اسم ذاتی و اسم والا کی رو سے نبی صلعم سے بالکل مطابق ہے۔ پھر بھی آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہدی کو اپنا مثیل کہکر نہیں پکارا۔ مگر مرزا صاحب نے انہی امور کی وجہ سے انہیں مثیل مصطفےٰ صلعم قرار دیا ہے جس سے "بصراحت" ثابت ہوا کہ مرزا جی کے نزدیک مثیل اور ممثیل بہٖ میں ان ہر چہار باتوں میں توافق ضروری ہے۔ کیونکہ بزعم ان کے نبی صلعم نے ان باتوں کو وجہ مماثلت یا مہدی ٹھیرایا ہے۔ لہٰذا ہم جناب مرزا صاحب کے اسی قول کی بنا پر احمدی حضرات سے مؤدبانہ سوال کرتے ہیں کہ کیا نبی کریم صلعم و جناب موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام و جناب مرزا صاحب قادیانی ان ہر چہار امور میں باہم مثیل ہو سکتے ہیں؟ جواب دینے سے پیشتر اقوال ذیل کو ضرور ملحوظ رکھیں:۔

(۱) "مماثلت سے مراد مماثلت تامہ ہے نہ کہ مماثلت ناقصہ" (ص ۲۶ شہادۃ القرآن مصنفہ مسیح قادیاں)

(۲) "مشبہ اور مشبہ بہٖ میں مماثلت تامہ ضروری ہے" (ص ۱۶۴ ست بچن مصنفہ مسیح قادیاں)

(۳) "دونوں سلسلوں کی مشابہت تامہ نص قرآن سے ثابت ہوتی ہے" (ص ۶۲ تحفہ گولڑویہ)

(۴) مرزا صاحب تحریر مندرجہ ازالہ منقولہ بالا میں مہدی کو مثیل مصطفےٰ صلعم ٹھیراتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنی تصنیف نجم الہدیٰ میں لکھتے ہیں کہ "واللہ سمانی المسیح الموعود والمھدی موعود بالھام الصریح" (ص ۱۱) یعنی

خدا نے بذریعہ الہام مجھکو مسیح موعود اور مہدی معہود قرار دیا ہے" نتیجہ ان ہردو اقوال کا ظاہر ہے کہ مرزا صاحب مثیل مصطفےٰ صلعم ہونیکے بھی مدعی تھے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ "مثیلِ موسیٰ بھی تھے اور مثیلِ عیسیٰ بھی" (اربعین ۴ صفحہ ۱۷)

ناظرین کرام ان اقوال کو مدنظر رکھکر بیان ذیل ملاحظہ فرماویں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"موسیٰ نے ظاہر ہو کر تین بڑے کھُلے کھُلے کام کئے۔ جو دنیا پر روشن ہو گئے ایسے ہی کھُلے کھُلے تین کام ×× جس نبی سے ظہور میں آئے ہوں۔ وہی ×× مثیل موسیٰ ہو گا۔ اور وہ کام یہ ہیں (۱) موسیٰ نے اس دشمن کو ہلاک کیا جو انکی اور انکی شریعت کی بیخکنی کرنا چاہتا تھا (۲) موسیٰ نے ایک نادان قوم کو ×× کتاب اور ×× شریعت دی (۳) تیسرے یہ کہ بعد اس کے کہ وہ لوگ ذلت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کو حکومت اور بادشاہت عطا کی ×× ان تینوں انعامات کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ اب سوچ کر دیکھ لو۔ ان تینوں کاموں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (و مرزا صاحب قادیانی۔ ناقل) کو حضرت موسیٰ علیہ السلام (و محمد صلعم۔ ناقل) سے ایک ذرہ مناسبت نہیں" (صفحہ ۱۲ تحفہ گولڑیہ)

یہ تحریر مرزا صاحب دجناب مسیح علیہ السّلام و نبی اکرم صلعم کی باہمی مماثلت کے درمیان دیوار آہن ہے۔ پس جبتک احمدی بزرگ اس سدِّ سکندری کو نہ توڑیں مرزا صاحب کو مثیل مصطفےٰ و مثیل موسیٰ قرار دینے میں دست و پا بستہ ہیں اسیطرح نبی صلعم و مسیح کی مماثلت جو مرزا صاحب نے "اربعین" میں ظاہر کی ہے۔ محض دروغ بے فروغ ثابت ہوتی ہے۔

(۲۳) مرزا صاحب کا ارشاد ہے:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں یہ دعویٰ نہیں کہ مَیں موسیٰ کی مانند

بھیجا گیا ہوں۔ اور نہ ایسا دعوٰی وہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ موسوی سلسلہ کے تحت میں اس سلسلہ کے آخری خلیفہ تھے۔ لہذا وہ موسیٰ کے مثیل کیونکر ٹھہر سکتے تھے؛ (صفحہ ۱۲۳ تحفہ گولڑہ)

معلوم ہوا کہ جو نبی سلسلہ کے آخر میں آئے وہ بانی سلسلہ کا مثیل نہیں ہو سکتا پس مرزا صاحب بھی چونکہ بقول خود سلسلہ محمدیہ کے تحت اس کے آخری خلیفہ تھے[1]۔ لہذا وہ بھی مثیل مصطفٰے نہیں ہو سکتے۔

(۴) مرزا صاحب کی تحریر مندرجہ صفحہ ۱۴۲ ازالہ اوہام جسے ہم نقل کر چکے ہیں سے ثابت ہے کہ مثیل اور مثیل بہ کا از روے خُلق و خلق باہم مثیل ہونا ضروری ہے۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسی جلالی طبیعت کے تھے۔ کہ خدا کے فرستادہ کو تھپڑ مار کر اُسکی آنکھ نکال دی۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب جو از روئے الہام خود" انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا " (صفحہ ۱۰۱ حقیقت الوحی) مثیل موسیٰ بنتے تھے؛ درویشی اور غربت" (صفحہ ۲ ازالہ) بلکہ بقول محمود مرزا صاحب کی "فطرت اور مسیح کی فطرت" (جو ایک گال پر طانچہ کھا کر دوسرا سامنے کرنیکی تعلیم دیتا تھا) باہم نہایت تشابہ واقع ہوئی" تھی۔ (صفحہ ۴۹۹ براہین احمدیہ) پس مرزا صاحب از روئے خُلق جناب موسیٰ کے مثیل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معیار خُلق برمحل سختی و برموقع نرمی تھا۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کا معیار خلق بوجہ مسیح سے "مشابہت تامہ" کے ہر موقع پر نرمی، عفو، رحم ہونا چاہئے تھا اس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش و جناب محمد صلعم کی پیدائش اس طرز پر نہ تھی جس طرز پر مرزا صاحب کی تھی کیونکہ وہ بہن جنتو بی بی کے ساتھ توأم یعنی جوڑے پیدا ہوئے تھے۔ (صفحہ ۱۶ تریاق)

(۵) فرمان مسیح قادیان ہے کہ" مثیل موسیٰ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا مسیح

---

[1] گذشتہ مرقع میں بحوالہ صفحہ ۶ تذکرۃ الشہادتین و صفحہ ۱۵ حقیقۃ الوحی ہم باقوال مرزا انکا سلسلہ محمدیہ کا آخری خلیفہ ہونا ثابت کر چکے ہیں ۱۲

اپنی سوانح حیات میں اس مسیح سے بالکل مشابہ ہوگا جو موسیٰ کو دیا گیا۔" (صـ۳ ازالہ)

احمدی بھائیو! جب بموجب قول مذکورہ مثیل اور مثیل بہ کیلئے اپنے سوانح حیات میں "بالکل" مشابہت لازمی ہے تو انصاف سے فرماؤ کہ مرزا صاحب کے سوانح جناب موسیٰؑ و رسول کریم سے باہم بالکل مشابہ ہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو انکو مثیل مصطفےٰؐ و مثیل موسیٰؑ قرار دینا ظلم ہے یا نہیں۔

ہاں یہ بھی بتلانا کہ حضرت موسیٰ کے سوانح حیات سے "بالکل" متشابہ تھے؟ جواب نفی میں ہوگا پس آپ نبی صلعم کو مثیل موسیٰ قرار دیکر زیر عتاب خداوندی نہ آئیں۔

(۶) مرزا صاحب کے نزدیک بموجب آیت کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا الخ "مماثلت فی الانعامات ہونا ازبس ضروری ہے اور مماثلت تامہ تبھی متحقق ہو سکتی ہے جب مماثلت فی الانعامات ہو۔" (صـ۲ شہادۃ القرآن)

اس تحریر سے ثابت ہے کہ مماثلت فی الانعامات "ازبس ضروری ہے۔" اور ہم دیکھتے ہیں کہ جناب موسیٰؑ اور محمد صلعم دونوں صاحب شریعت و کتاب نبی و آسمانی حکومت و سلطنت کے درخشندہ سورج تھے۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب لاہوری احمدیوں کے نزدیک صاحب شریعت تو کجا "غیر تشریعی نبی بھی نہ تھے۔" اور قادیانیوں کے نزدیک گو وہ نبی تھے مگر بغیر شریعت و کتاب کے اسی طرح ان کی حکومت کا یہ حال تھا کہ ایکطرف تو "یاجوج ماجوج سے مراد یورپین عیسائی (صـ۱۵۳ ایام الصلح) بتاتے تھے۔ اور دوسری طرف اپنی امت کو تلقین کرتے تھے کہ اُن کو اپنے اولوالامر منکم میں داخل سمجھو۔ (صـ۲ ضرورۃ الامام) باوجود اسکے معلوم نہیں کہ وہ کس منہ سے مثیلِ مصطفےٰ و موسیٰ علیہ السلام بنتے تھے۔

(۷) تحفہ گولڑہ میں مسطور ہے۔" قرآن شریف میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ بن مریم کے درمیان بارہ خلیفوں کا ذکر فرمایا گیا ہے (احمدی بھائیو! قرآن سے یہ یہ دکھا سکتے ہو؟ ناقل) ××× وہ تمام بارہ کے بارہ حضرت موسیٰ کی قوم میں تھے مگر تیرھواں خلیفہ جو آخری خلیفہ ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ کی رو سے

اس قوم میں سے نہیں تھا۔ کیونکہ اسکا کوئی باپ نہیں تھا × × یہی تمام باتیں سلسلہ خلافت محمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔ حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ اس سلسلہ میں بھی درمیانی خلیفے بارہ ہیں (ہم کو تو یہ حدیث بخاری و مسلم میں نظر نہیں آئی۔ ناقل) اور تیرھواں جو خاتم ولایت محمدیہ ہے وہ محمدی قوم میں نہیں ہے۔ (یاجوج ماجوج کا غلام جو ہوا۔ ناقل) یعنی قریش میں سے نہیں اور یہی چاہیئے تھا" صہ ۲۳

اس عبارت میں خلفاء سلسلہ محمدیہ و خلفا موسویہ کی تعداد ایک جیسی بتائی ہے آگے چلکر صہ ۲۴ پر خلفا کے سوانح کا باہم متشابہ ہونا ظاہر کیا اور خوب جی کھول کر زور لگایا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپکو اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب نے مشبہ اور مشبہ بہ کا ہمنام ہونا ہم خُلق و خَلق نیز ان کے باپوں کا نام ایک جیسا ہونا خود تسلیم کیا ہوا ہے۔ پس خلفاء محمدیہ کو خلفاء موسویہ کا مثیل گردانے سے پہلے ان سب باتوں کا ثبوت انہیں مہیا کرنا لازمی تھا۔ جو نہیں دیا گیا۔ بلکہ برعکس اس کے خود مرزا صاحب مقر ہیں کہ حضرت موسیٰ کا خلیفہ اول کا نام یوشع بن نون تھا جیسا کہ سطور ذیل میں ہے:۔

"حضرت یوشع بن نون علیہ السلام × × حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد ان کے پہلے خلیفہ تھے" (صہ ۶۲ تحفہ گولڑہ)

بخلاف اس کے حضور انور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ کا نام ابوبکر بن ابی قحافہ تھا پس مرزائی معیاروں کی رو سے مماثلت اُڑ گئی۔ علاوہ ازیں حضرت موسیٰ کے خلفا نبی تھے" (صہ ۶۳ تذکرۃ الشہادتین) اور حضرت ابوبکرؓ غیر نبی پس دونوں سلسلوں کے شروع میں ہی مماثلت ندارد۔ اور جبتک بقول مرزا "دونوں سلسلوں کی مشابہت تامہ جو نص قرآن سے ثابت ہے × × اول سے آخر تک باہم مشابہت نہ دکھلائیں تب تک وہ مماثلت جو آیت کما استخلف الذین میں کما کے لفظ سے مستنبط ہوتی ہے ثابت نہیں ہو سکتی" (صہ ۶۲ تحفہ گولڑہ) اسی طرح حضرت موسیٰ کے بقایا تمام خلفا نبی صاحب شریعت نبی تھے۔ جیسا کہ قول مرزا ہے" حضرت موسیٰ کی اُمت میں

× × جس قدر نبی گذرے ہیں ان سب کو خدا نے براہِ راست چن لیا تھا (ص۲) وہ انبیا مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا" (ص۹۶ حقیقۃ الوحی) "تمام انبیا × × ان ہدایتوں کے پیرو تھے۔ جو ان پر نازل ہوئی تھیں × × انکو خداتعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں" (ص۱۸۸/۱۸۹ ضمیمہ نصرۃ الحق)

اور نبی صلعم کے تمام خلفاء جو مرزا صاحب نے پیش کئے ہیں تشریعی چھوڑ غیر تشریعی نبی بھی نہ تھے۔ اور قیامت تک نہ ہونگے۔ کیونکہ ارشاد نبوی ہے " کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیا کلما ھلک نبی خلفہ نبی ولا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون " (بخاری) یعنی بنی اسرائیل کی باگ سیاست انبیا کے ہاتھوں میں رہی جب ایک نبی رحلت فرماتا اس کا جانشین نبی ہوتا مگر چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہاں خلفاء ہونگے اور بکثرت ہونگے۔

ایسا ہی قول مرزا ہے کہ " وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت، امامت، خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی" (مکتوب مرزا در تشحیذ الاذہان ص۱ جلد۱) پس بموجب حدیث نبوی و قول مرزا صاحب امت محمدیہ کے خلفا تمام کے تمام غیر نبی ہیں۔ لہٰذا "مماثلت تامہ" نہ رہی۔ اسی طرح مرزا صاحب نے "حضرت یحییٰ نبی اللہ" کو سلسلہ موسویہ کا بارہواں خلیفہ لکھا ہے ملاحظہ ہو (ص۹۳ تحفہ گولڑہ) اور ان کے مقابل پر امت محمدیہ کا بارہواں خلیفہ سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بتا کر انہیں مثیل یحییٰ قرار دیا ہے ملاحظہ ہو عبارت ذیل :۔

"سید احمد صاحب بریلوی سلسلہ خلافت محمدیہ کے بارہویں خلیفہ ہیں جو حضرت یحییٰ کے مثیل اور سید ہیں" (ص۹۳ تحفہ گولڑہ)

حالانکہ نہ ان کے ناموں میں توافق نہ ان کے باپوں کے اسماء میں تطابق۔ پھر حضرت یحییٰ نبی" اور سید احمد غیر نبی ایسا ہی" حضرت یحییٰ بادشاہ نہ تھے بلکہ دوسری حکومت کے محکوم تھے" (ص۱۶ تحفۃ الملوک مصنفہ میاں محمود احمد) اور حضرت سید احمد صاحب امیر المومنین فی السیاست تھے۔ پس مرزا صاحب کا ان کو مثیل یحییٰ قرار دینا

سراسر غلط بلکہ مغالطہ ہے۔ آہ کس قدر حیرت اور افسوس بلکہ شرم کا مقام ہے کہ ایکطرف تو نبی صلعم کو مثیل موسیٰ بنانے کے لئے سارا زور علم کلام کا اس پر صرف کر دیتے ہیں کہ چونکہ "مماثلت امور مشہورہ، مشہودہ، محسوسہ، قطعیہ، یقینیہ میں ہوتی ہے اور حضرت عیسیٰؑ نے فلاں فلاں کام حضرت موسیٰؑ کی مانند نہیں کئے۔ اس لئے وہ مثیل موسیٰ نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی تعداد موسویؑ خلفاء کے اعداد پر بارہ مقرر کرکے حدیث اور قرآن کی آڑ میں مغالطے دیئے اور حضرت موسیٰ کا تیرھواں خلیفہ حضرت عیسیٰ کو بتاکر بوجہ والدنہ ہونے کے قوم موسوی سے خارج کرکے ان کے مقابل پر اپنے آپکو خلافت محمدیہ کا تیرھواں خلیفہ ٹھیراکر بوجہ قریشی نہ ہونے کے قوم محمدی سے خارج بنکر مماثلت پیدا کرنے کو ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا۔ مگر اس جگہ سید احمد بریلوی کو مثیل یحییٰ بنانے کے لئے ان تمام امور مشہودہ محسوسہ وغیرہ نبی وغیر نبی صاحب سیاست وغیر سیاست قریشی وغیر قریشی اور ناموں کا فرق یحییٰ و سید احمد وغیرہ سب تفریقات کو یکسر نظر انداز کر گئے۔ اس روش کو دیکھکر ہمیں اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

حاصل یہ کہ مرزا صاحب نے سلسلہ محمدیہ و موسویہ میں مشابہت تامّہ قرار دی ہے جو ان میں پائی نہیں جاتی۔ لہذا مرزا صاحب کا استدلال غلط ہے۔

(۸) قطع نظر ان تمام مباحث کے اگر ہم بفرض محال یہ تسلیم بھی کرلیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم و آپ کے خلفاء رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام و آپکے تمام خلفاء علیہم الصلوٰۃ والسلام باہم مثیل اور مثیل بہ ہیں تو بھی اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا۔ کہ صرف کما میں مشابہت تامّہ مراد ہے۔ جبکہ خود مرزا صاحب مقر ہیں کہ "تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک

چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں"۔ (ص۱ ازالہ طبع اول وص۳ طبع ۲)
اس کے علاوہ خاص اسی آیت کے متعلق مرزا صاحب کا بیان ہے کہ:۔

یہ مماثلت علت غائی میں ہوتی ہے۔ درمیانی افعال کی مماثلت معتبر نہیں ہوتی × × ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ قرار دیئے گئے ہیں۔ قرآن کریم اس پر ناطق ہے۔ لیکن کسی نے نہیں سنا ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوٹے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح سانپ بنایا ہو × × بلکہ اس جگہ بھی علت غائی میں مشابہت مراد ہے۔ چونکہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی رہائی دلانے کیلئے مامور کئے گئے۔ سو یہی خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوئی۔ تاکہ اس وقت کے فرعونوں کے زبردست ہاتھوں سے مومنوں کو رہائی دلائیں"۔ (ص۲۲۹ ازالہ طبع سوئم)

ان ہر دو تحریروں کی بنا پر اگر ہم کہہ دیں کہ نبی صلعم حضرت موسیٰ سے صرف علت غائی میں مثیل تھے۔ جو جزوی ہے اور اسی طرح نبی صلعم کے خلفاء حضرت موسیٰ کے خلفاء سے صرف جزوی مماثلت رکھتے ہیں۔ جو علت غائی میں ہے یعنی اشاعت اسلام و تمکین فی الارض بہ حکومت ظاہری جو خلفاء اربعہ تک محدود ہے۔ اور اس میں دونوں سلسلوں کے خلفاء کی تعداد ان کے سوانح حیات و دیگر انعامات الہیہ مثیل نبوت و مدت آمد وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں تو معلوم نہیں مرزائی دوست کس طرح مرزا صاحب کی خلافت ثابت کر سکینگے۔

ناظرین کرام! یہ حال ہے مرزا صاحب کی اس دلیل کا جس کے بل بوتے پر مرزا صاحب مستغنی عن الاحادیث النبویہ ہونے کا دم مارتے تھے۔ آپ معلوم کر چکے ہیں کہ اس کے تمام کے تمام مقدمات محض شعری اور ریت کی بنیاد پر قلعہ تعمیر کرنے کے برابر بلکہ اس سے بھی بدترین اساس پر مبنی ہیں۔ (باقی دارد)

(خاکسار محمد عبد اللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ)